پیغامِ حج

۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رِبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُوَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّد الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ صَحْبِہِ الْمُنْتَجَبِیْنَ."

سرزمینِ وحی نے ایک بار پھر مؤمنین کے جمِ غفیر کو اپنی سالانہ مہمانی میں اکٹھا کرلیا ہے۔ دنیا بھر سے پُر اشتیاق روحیں اس وقت اسلام وقرآن کی جائے پیدائش میں (حج کے) وہ اعمال انجام دینے میں مصروف ہیں جن کے بارے میں غور وفکر دنیائے بشریت کو دیے گئے اسلام و قرآن کے جاوداں سبق کی جلوہ نمائی کرتا ہے' اور خود بھی ان پر کام کرنے اور عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں نمایاں اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس عظیم سبق کا مقصد انسان کی ابدی سرافرازی و نجات اور اس کی راہ ایک صالح انسان کی تربیت اور ایک صالح معاشرے کی تشکیل ہے۔ ایک ایسا انسان جو اپنے دل میں اور اپنے عمل میں خدائے یگانہ کی پرستش کرے اور خود کو شرک' اخلاقی بُرائیوں اور منحرف ہوسناکیوں سے پاک رکھ سکے' اور ایک ایسا معاشرہ جس کی تعمیر میں عدل و انصاف' آزادمنشی' ایمان ونشاط اور زندگی وترقی کی تمام نشانیاں بروئے کار لائی گئی ہوں۔ حج کے

فریضے میں شخصی اوراجتماعی تربیت کے یہ بنیادی ارکان سموئے گئے ہیں۔احرام باندھنے اورذاتی پہچانوں سے نکلنے' نیز بہت سی نفسانی خواہشات اورلذتوں کوترک کردینے سے لےکر کعبۂ توحید کے گردطواف' ایثاروقربانی کے پیکر بت شکن ابراہیمؑ کے مخصوص مقام پرنماز کی ادائیگی' دو پہاڑیوں کے درمیان سعی وہرولے سے لےکر میدانِ عرفات میں ہررنگ ونسل کے موحدین کے عظیم مجمع کے وقوف اور مشعرالحرام (مزدلفہ) میں ذکرومناجات کے ساتھ شب گزارنے اوراپنے خدا کے ساتھ ہردل کے جداگانہ عشق واُنس کے ساتھ ہی انسانوں کے جوش مارتے اجتماع میں حاضری تک اورپھر میدانِ منیٰ میں پہنچ کر شیطانی ستونوں پرکنکریوں کی بوچھاڑ اوراس کے بعد معانی و مفاہیم سے معمور قربانی کے مجسم کرنے محتاجوں اورمسافروں کوکھانا کھلانے تک تمام وتمام تعلیمات' مشقیں اوریاددہانیاں موجود ہیں۔

اس جامع وکامل مجموعے میں ایک طرف اخلاص وپاکیزگی اورمادّی سرگرمیوں سے دل کا رشتہ توڑلینے' تو دوسری طرف سعی وکوشش اورثبات واستقامت سے کام لینے کی تلقین ہے۔ایک طرف اپنے خدا کے ساتھ اُنس وخلوت اختیار کرنے کی چاہت' تو دوسری طرف خلقِ خدا کے ساتھ اتحادویکدلی وہم رنگی اپنانے کی دعوت ہے۔ایک طرف اپنے دل وجاں کونکھارنے اورسنوارنے کا پیغام ہے' تو دوسری طرف امتِ اسلامیہ کے عظیم پیکر کے ساتھ وابستگی ودلبستگی کا اہتمام موجود ہے ۔ایک طرف بارگاہِ حق میں خشوع وخضوع کا اظہار ہے' تو دوسری طرف باطل کے سامنے سینہ تان کرڈٹے رہنے کا اعلان پایا جاتا ہے۔مختصر یہ کہ ایک طرف آخرت کی فکر تو دوسری طرف دنیا کو آراستہ کرنے کا عزمِ راسخ ہے جو حج کی تعلیمات میں ایک ساتھ جڑا اورسلا ہوا ہے اوراس کی مشق کی جاتی ہے:" وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّ فِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. " (۱) اوراسی وجہ سے کعبہ شریف اورحج کے اعمال وارکان انسانی معاشروں کے قیام واستحکام کا سرچشمہ اورتمام انسانوں کے لئے نفع وفوائد سے لبریز خزینہ ہیں:" جَعَلَ اللّٰهُ الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاس. " (۲) اور:" لِيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَ يَذۡكُرُوا اسۡمَ

اللهِ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ."(۳)

ہر ملک اور ہر نسل کے مسلمانوں کو آج ہر زمانے سے زیادہ اس عظیم فریضے کی قدر جاننا اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔اس لئے کہ آج امتِ اسلامیہ کے سامنے اس کا افق ہمیشہ سے زیادہ روشن ہے اور مسلمان معاشرے اور افراد کے لئے اسلام نے جو اہداف و مقاصد معین کئے ہیں ان تک پہنچنے کی توقع ہمیشہ سے زیادہ واضح ہے۔

اگر امتِ اسلامیہ پچھلے دو سو سال کے دوران زوال کا شکار ہوئی ہے' اور مغرب کی مادّی تہذیب اور دائیں بائیں دونوں رجحان رکھنے والے الحادی مکاتب کے سامنے اسے شکست و ریخت کا سامنا کرنا پڑا ہے' تو اب پندرہویں صدی ہجری کے دوران یہ مغرب کے سیاسی اور اقتصادی مکاتب ہیں جن کے پاؤں دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں اور وہ زوال وانحطاط اور کمزوری و شکست سے روبرو ہیں۔اسلام مسلمانوں کی بیداری اور از سرِ نو اپنی پہچان حاصل ہو جانے نیز توحیدی افکار' عدل وانصاف کی منطق اور معنویت و روحانیت کے احیا کے باعث اپنی عزت و سربلندی کا ایک نیا دور شروع کر چکا ہے۔جو لوگ ابھی گزشتہ قریب میں' زیادہ دنوں کی بات نہیں' ناامیدی کی آیت پڑھا کرتے تھے اور نہ صرف اسلام و مسلمین بلکہ بنیادی طور پر دینداری اور معنویت کو ہی مغربی تہذیب کی یلغار کے سامنے بے بس سمجھ کر اس کے خاتمے کی باتیں کیا کرتے تھے' آج اسلام کی سربلندی و سرافرازی اور اسلام و قرآن کی تجدیدِ حیات اور اس کے بالمقابل حملہ آوروں کی کمزوری اور تدریجی زوال اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنی زبان اور دل سے اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔میں پورے اطمینان کے ساتھ کہتا ہوں' یہ ابھی ابتدائے کار ہے اور عنقریب ہی الٰہی وعدہ' یعنی باطل پر حق کی مکمل کامیابی و کامرانی' امتِ قرآن کی تعمیر و اصلاح اور اسلامی تہذیب کی حکمرانی' پورا ہونے والا ہے:" وَعَدَ اللهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَهُمۡ دِیۡنَهُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَهُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ

شَیْئًا وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔" (۴)اس حتمی وعدے کا سب سے پہلا اور اہم ترین مرحلہ ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی اور مشہورِ عالم اسلامی نظام کی برقراری تھی، جس نے ایران کو اسلامی تہذیب وتمدن اور افکار ونظریات کی حکمرانی کے لئے ایک مستحکم مرکز میں تبدیل کر دیا۔ اس معجزنما وجود کا ٹھیک اس وقت سر ابھارنا جب مادّہ پرستی کا شور وہنگامہ پورے اوج پر تھا اور دائیں بائیں سیاستوں اور فکروں کی اسلام دشمنی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ پھر اس نظام کے استحکام اور ہر قسم کے سیاسی، فوجی، اقتصادی اور تشہیراتی حملوں کے خلاف، جو ہر طرف سے اس پر کئے جا رہے تھے، اس کے ثبات واستقامت نے دنیائے اسلام میں امید کی ایک نئی روح پھونک دی اور دلوں میں جوش وجذبے لہریں مارنے لگے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا یہ استحکام اللہ کی امداد واستعانت سے اور زیادہ بڑھتا گیا اور امیدوں کی جڑیں اور زیادہ استوار ہوتی گئیں۔ پچھلی تین دہائیوں کے دوران، جو اس واقعے کے ظہور پذیر ہونے کے بعد گزری ہیں، مشرقِ وسطیٰ، ایشیا اور افریقہ کے مسلمان ممالک اس کامیابی وکامرانی کے میدانِ کارزار رہے ہیں۔ فلسطین میں اسلامی انتفاضہ، فلسطینی حکومت اور مسلمانوں کے انقلابی اقدامات، لبنان میں حزب اللہ کی تاریخی کامیابی اور خونخوار ومتکبر صہیونی حکومت کے خلاف اسلامی استقامت، عراق میں صدام کے آمرانہ ملحد نظام کے ویرانوں پر ایک مسلمان عوامی حکومت کی تشکیل، افغانستان میں کمیونسٹ غاصبوں اور ان کی آلۂ کار حکومت کی شرمناک شکست اور مشرقِ وسطیٰ پر تسلط کے لئے امریکہ کے تمام استکباری منصوبوں کی شکست وریخت نیز صہیونیوں کی غاصب حکومت کے اندر ناقابلِ علاج مشکلات اور پریشانیاں اور اس کے ساتھ ہی علاقے کے تمام یا زیادہ تر ممالک خصوصاً جوانوں اور روشن خیالوں میں اسلام پسندی کی لہر اور اقتصادی گھیراؤ اور بائیکاٹ کے باوجود اسلامی ایران میں حیرت انگیز علمی اور ٹیکنالوجیکل ترقیاں، سیاسی اور اقتصادی میدانوں میں امریکہ کے جنگ افروزوں کی شکست، مغرب کے زیادہ تر ممالک میں مسلمان اقلیتوں میں اپنی شناخت وپہچان کی برقراری کا احساس، یہ تمام کی تمام چیزیں، اس صدی یعنی پندرہویں صدی ہجری کے دوران دشمنوں کے خلاف

جنگ و پیکار میں اسلام کی کامیابی و ترقی کی نمایاں نشانیاں ہیں۔

بھائیو اور بہنو! یہ کامیابیاں سرتاسر جہاد و اخلاص کا نتیجہ ہیں۔ اس وقت جب اللہ اکبر کی صدائیں خدا کے بندوں کے گلوں سے بلند ہوئیں' اس وقت جبکہ راہِ حق کے مجاہدین کی ہمتیں اور توانائیاں میدان میں نکل آئیں اور اس وقت جبکہ خدا سے کیے ہوئے اپنے وعدے پر مسلمانوں نے عمل کیا' خدائے عظیم و قدیر نے بھی اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور تاریخ کی راہیں بدل گئیں: "وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُم." (۵) "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ." (۶) "وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ." (۷) "اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ." (۸)

دشمن کی حالیہ جارحانہ روش اس کی کمزوری اور بے تدبیری کی نشانی ہے۔ فلسطین اور خاص طور پر غزہ کے میدان میں آپ ملاحظہ کیجئے۔ غزہ میں دشمن کے بہیمانہ اور بے رحمانہ اقدامات' جن کی مثال انسانی ظلم کی تاریخ میں کم ہی ملتی ہے' ان مردوں' عورتوں اور بچوں کے مستحکم عزم و ارادوں پر غالب آنے میں ان کی کمزوری کی علامت ہیں' جو خالی ہاتھ غاصب صہیونی حکومت اور اس کے حامی یعنی سپر پاور امریکہ کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے اس مطالبے کو ہرگز ماننے کو تیار نہیں کہ وہ حماس حکومت کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں' اللہ کا درود و سلام ہو اس عظیم اور ثابت قدم قوم پر۔ غزہ کے عوام اور حماس کی حکومت نے قرآن کی ان آیات کو جاودانہ بنا دیا ہے: "وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ." (۹) اور " لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًی كَثِیْرًا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ

ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ."(۱۰)

اس کارزارِ حق و باطل میں کامیابی یقینی طور پر حق ہی کی ہوگی اور یہ فلسطین کی مظلوم اور صابر قوم ہے جو آخر کار دشمن پر کامیاب ہوگی: "وَ کَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیۡزًا." (۱۱) اور آج بھی فلسطینیوں کی مزاحمت کو توڑنے میں دشمن کی ناکامی کے ساتھ ساتھ سیاسی میدان میں بھی انسانی حقوق کے نعروں، جمہوریت اور آزادی کے دعوؤں کے جھوٹے ثابت ہونے سے امریکی حکومت اور یورپ کی بیشتر حکومتوں پر ایسی کاری ضربیں لگی ہیں جن کی تلافی آسانی سے ممکن نہیں ہوگی۔ ذلیل و بے آبرو صہیونی حکومت ہمیشہ سے کہیں زیادہ روسیاہ ہے، بعض عرب حکومتیں بھی اس عجیب وغریب امتحان میں ایسی ہاری ہوئی حکومتیں ہیں جن کی اپنی کوئی آبرو نہیں رہ گئی:
"وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ "(۱۲)

وَالسَّلامُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ

سید علی حسینی خامنہ ای

۴ ذی الحجہ الحرام ۱۴۲۹ھ

❁❁❁

حواشی:

(۱) اور ان میں بعض وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی نیکیاں عطا فرما اور آخرت میں بھی نیکیوں سے نواز اور جہنم کی آگ سے نجات دیدے۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۲۰۱)

(۲) اللہ نے کعبہ کو جو بیت الحرام ہے لوگوں کے قیام و صلاح کا مرکز بنایا ہے۔ (سورۂ مائدہ۔ آیت ۹۷)

(۳) تا کہ اپنے منافع کا مشاہدہ کریں اور چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں۔ (سورۂ حج۔ آیت ۲۸)

(۴) تم میں جو لوگ صاحبانِ ایمان اور نیکوکار ہیں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ انھیں روئے

زمین پر اپنا خلیفہ بنائے گا' ویسے ہی جیسے پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب کردے گا جسے ان کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا اور وہ سب صرف میری عبادت کریں گے اور کسی طرح کا شرک نہ کریں گے اور اس کے بعد بھی کوئی کافر ہوجائے تو درحقیقت وہی لوگ فاسق اور بدکردار ہیں۔ (سورۂ نور۔ آیت ۵۵)

(۵) ہمارے عہد کو پورا کرو ہم تمھارے عہد کو پورا کریں گے۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۴۰)

(۶) اگر تم اللہ کی مدد کرو گے' تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بنادے گا۔ (سورۂ محمد۔ آیت ۷)

(۷) اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا جس نے اللہ کی نصرت و مدد کی بیشک اللہ قوی و عزیز ہے۔ (سورۂ حج۔ آیت ۴۰)

(۸) بیشک ہم اپنے رسول اور ان پر ایمان لانے والوں کی دنیوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جب تمام گواہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ (سورۂ غافر۔ آیت ۵۱)

(۹) اور ہم یقیناً تمہیں تھوڑے خوف' تھوڑی بھوک اور اموال' نفوس اور ثمرات کی کمی سے آزمائیں گے اور اے پیغمبر! آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیں جو مصیبت پڑنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں واپس جانے والے ہیں کہ ان کے لئے پروردگار کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ (سورۂ بقرہ۔ آیات ۱۵۵' ۱۵۶' ۱۵۷)

(۱۰) یقیناً تم اپنے اموال اور نفوس کے ذریعے آزمائے جاؤ گے اور جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور جو مشرک ہوگئے ہیں ان سب کی طرف سے بہت اذیت ناک باتیں سنو گے۔ اب اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہی امور میں استحکام کا سبب ہے۔ (سورۂ آلِ عمران۔ آیت ۱۸۶)

(۱۱) اور اللہ بڑی قوت والا اور صاحبِ عزت ہے۔ (سورۂ احزاب۔ آیت ۲۵)

(۱۲) اور عنقریب ظالمین کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کس جگہ پلٹائے جائیں گے۔ (سورۂ شعرا۔ آیت ۲۲۷)